نصاب میں جزوی ترمیم......ارباب مدارس سے چند گذارشات

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی مجلس عاملہ ایک عرصہ سے نصاب میں بعض جزوی ترامیم چاہ رہی تھی، نصاب تعلیم کا معاملہ بڑا حساس ہے، اسے ایسا منجمد بھی نہیں ہونا چاہیے کہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی اور ترمیم کی ضرورت ہی کا انکار کیا جائے، جدید حالات اور نئے تقاضوں کے رجحانات کو یکسر نظرانداز کر کے اسے ایک ایسا حرف آخر قرار دینا درست نہیں جس میں کسی نقطے اور شوشے کے ردوبدل کو جرم تصور کرلیا جائے، تاہم اس میں بلاضرورت تبدیلی وترمیم بھی انتہائی مضر اوراس کے نافع ثمرات کو ختم کردینے کے مترادف ہے۔

وفاق المدارس سے وابستہ علماء الحمدللہ ارباب فکر وبصیرت ہیں، وفاق کی مجلس عاملہ ملک کے ممتاز اور جید علمائے کرام پر مشتمل ہے، عہد جدید کے تقاضوں اور نئے زمانے کے رجحانات پر ان کی گہری نظر ہے، نصاب میں بعض جزوی ترامیم کی آواز ایک عرصہ سے اُٹھ رہی تھی، اس کے لیے اولاً ملک کے ماہر علماء پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی گئی، اس کمیٹی نے کئی مختلف طویل اجلاسوں میں نصاب کا جائزہ لیا اور پھر سفارشات وتجاویز مرتب کر کے مجلس عاملہ کو پیش کی۔ ان سفارشات کو سامنے رکھ کر گذشتہ تعلیمی سال کے دوران مجلس عاملہ نے مختلف مجلسوں میں نصاب کا ایک بار پھر جائزہ لیا اور چند جزوی ترامیم کی گئیں، جو شعبان ۱۴۲۴ھ میں مجلس شوریٰ کی اتفاق رائے سے منظور کرلی گئیں۔

ترمیم شدہ نصاب اور مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ کے اجلاسات کی تفصیلات وفاق المدارس العربیہ کے ترجمان ماہنامہ ''وفاق المدارس'' کے شوال کے شمارے میں شائع کردی گئی ہیں، اس سلسلے میں ارباب مدارس کی خدمت میں چند گذارشات پیش کی جاتی ہیں:

❶......نصاب میں جو جزوی ترامیم کی گئی ہیں، یہ ارباب فکر وبصیرت علماء کے طویل غور وفکر اور مشاورت کے بعد ہی کی گئی ہیں، ان میں وہ ترامیم جو وفاقی درجات میں کی گئی ہیں، انہیں تو تمام مدارس نے اپنے نصاب میں بلاشبہ جگہ دیدی ہے کیونکہ ان کتابوں کا سالانہ امتحان وفاق المدارس کے تحت ہوتا ہے، اس لیے انہیں داخل نصاب کرنا ضروری سمجھا گیا، البتہ غیر وفاقی درجات میں جو ترامیم کی گئی ہیں، بعض مدارس کے بارے میں معلوم ہوا کہ ان کے

ہاں انہیں داخل نصاب نہیں کیا گیا، اگر چہ غیر وفاقی درجات میں مدارس اپنی مرضی سے اپنے ماحول اور وسائل کے مطابق کتابوں میں کچھ کمی بیشی کرتے ہیں لیکن طویل غور وفکر کے بعد کی گئی ان ترامیم کو غیر وفاقی درجات میں بھی تمام مدارس جزو نصاب بنادیں تو ان شاء اللہ بہت مفید رہے گا۔

❷ ......عربی زبان وادب کے لیے مقرر کردہ نصاب انتہائی جامع، مفید اور کامل ہے، اس میں قدیم نثر اور قدیم ادب کے ساتھ ساتھ جدید نثر وادب کی بھی پوری رعایت رکھی گئی ہے، اس نصاب کو اگر توجہ اور محنت سے پڑھا، پڑھایا جائے تو طالب علم، عربی زبان بولنے، لکھنے، پڑھنے اور سمجھنے کی اچھی استعداد حاصل کرسکتا ہے، عربی کی تحریری مشق و تمرین کے لیے تقریباً نصف درجن کتابیں رکھی گئی ہیں، جدید وقدیم ادبی نثر کی کتابیں ان کے علاوہ ہیں لیکن اس کے باوجود عام طلبہ عربی زبان کے تکلم اور تحریر میں نسبتاً کمزور ہوتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں انشاء عربی کی کتابوں کو اساتذہ اور طلبہ وہ اہمیت نہیں دیتے جن کی وہ مستحق ہیں ''معلم الإنشاء'' کی تین الگ الگ کتابیں ثانویہ عامہ اور ثانویہ خاصہ میں رکھی گئی ہیں، ان میں عربی سے اردو اور اردو سے عربی کے تدریجی ارتقاء کے اصول کو پیش نظر رکھ کر بہت عمدہ مشقیں اور تمارین مرتب کی گئی ہیں، لیکن افسوس ان کتابوں کو اس قدر وقت نہیں دیا جاتا جس کی وہ متقاضی ہیں، عموماً سال کے آخر میں جلدی جلدی یہ مشقیں سرسری انداز سے گذار دی جاتی ہیں، ظاہر ہے اس سے وہ نتیجہ سامنے نہیں آسکتا جس کے لیے یہ کتابیں رکھی گئی ہیں۔

اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ طلبہ میں عربی زبان کی تحریر وتکلم کا ذوق پیدا کیا جائے اور مدرسہ کی مجموعی فضاء کو اس کے لیے سازگار بنایا جائے، ہمارے علماء نے اردو زبان کو اسلامی علوم سے مالا مال کیا ہے اور مختلف فنون و علوم میں سینکڑوں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، اس ذخیرے کو عربی زبان کے جدید اسلوب میں منتقل کرنے کی ضرورت ہے، عالم عرب سے رابطے کے لیے بھی جدید عربی زبان پر عبور ضروری ہے، اس لیے اس حوالے سے ہمارے ہاں جو کمزوری پائی جاتی ہے اسے پوری سنجیدگی اور اہمیت کے ساتھ دور کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے، صرف نحو کے قواعد اور صرفی تعلیلات کو از بر کرنے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہوسکتا، تحریر وتکلم کی صورت میں گرامر کا عملی اجراء اصل چیز ہے اس کے لیے نصاب میں بہت کچھ ہے بس توجہ اور اہتمام اگر ہوجائے تو اس کے مفید آثار بہت جلد ظاہر ہونا شروع ہوجائیں گے۔

❸ ......متوسطہ کے نصاب میں کئی سالوں سے میٹرک کے معیار تک عصری علوم سائنس، ریاضی، انگلش وغیرہ رکھے گئے ہیں، شہری مدارس میں ان علوم کو عموماً توجہ ہی سے پڑھایا جاتا ہے، البتہ بعض دیہی مدارس میں اہتمام وتوجہ کی کمی کی شکایت ہے، پہلے انگلش کا پرچہ اختیاری تھا لیکن اب لازم کردیا گیا ہے، یہ حقیقت ملحوظ رہے کہ اس طرح کی

ترمیم وتبدیلی کے فیصلے کسی دباؤ کے تحت نہیں بلکہ اہل بصیرت اور دینی مدارس سے وابستہ علماء کے طویل غور وفکر کے نتیجے میں کیے گئے ہیں، مقصد یہی ہے کہ دینی مدارس سے دستار فضیلت حاصل کرنے والے ایک عالم دین کو اسلامی علوم میں پختگی کے ساتھ ساتھ عصری علوم سے بھی بقدر ضرورت واقفیت حاصل ہو، اس لیے نصاب کے پہلے مرحلہ ''متوسطہ'' میں میٹرک تک کئی سالوں سے عصری علوم رکھے گئے ہیں اور وہ وفاق المدارس سے ملحق مدارس میں پڑھائے بھی جاتے ہیں، البتہ بعض مدارس میں اس مرحلہ میں جس قدر محنت اور اس کی طرف جتنی توجہ ہونی چاہیے، وہ مفقود ہے، اس کی اصلاح کرنی چاہیے۔

❹...... وفاق المدارس کی مجلس عاملہ اور شوریٰ نے ایک سہ سالہ نصاب بھی ترتیب دیا ہے، جن خواتین و حضرات کے پاس مکمل درس نظامی پڑھنے کے لیے فرصت نہیں، یہ نصاب ان کے لیے مرتب کیا گیا ہے، اس میں قرآن کریم کا مکمل ترجمہ، احادیث کا ایک جامع منتخب ذخیرہ، ضروری فقہی مسائل اور نحو وصرف کے بنیادی قواعد پر مشتمل کتب رکھی گئی ہیں، یہ نصاب قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے ان شاء اللہ بنیادی استعداد پیدا کرے گا، کئی مدارس میں اسے جاری کردیا گیا ہے، اگر ائمہ حضرات اپنی مساجد میں تعلیم بالغان کے نصاب کے طور پر اسے جاری کردیں تو امید ہے کہ یہ بڑا مفید رہے گا۔

❺......اور آخری گذارش یہ کرنی ہے کہ بہتر سے بہترین نصاب کے مفید اور بارآور نتائج اسی وقت سامنے آسکتے ہیں جب اساتذہ کا معیار تدریس اور طریقہ تعلیم بھی بہتر اور عمدہ ہو، ورنہ اچھے سے اچھا نصاب بھی کام کا نہیں رہتا، حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ نے اپنے ایک انٹرویو میں طریقہ تعلیم وتدریس کے بارے میں فرمایا:

> ''قدیم زمانہ کے حضرات اساتذہ، ایجاز واختصار کے ساتھ نفس مطلب، عبارت پر منطبق کرکے دلوں میں ایسا ڈال دیتے تھے کہ کتاب ذہن نشین ہوجاتی تھی اور جب طالب علم نے کتاب دیکھی، مطلب سامنے آگیا، اب لوگ لمبی لمبی تقریریں کرتے ہیں جن سے استعداد خراب ہورہی ہے...... وہ جو قلبی کیفیت ہے، وہ شامل نہیں ہوتی......''

اس لیے طریقہ تدریس کا معیار عمدہ اور اچھا ہونا چاہیے، اس میں غیر متعلقہ معلومات کی بجائے نفس کتاب کا حل ہو، سرد روایت کی بجائے قلب کی حرارت ہو، اور اسلوب بیان شائستہ ہو، تب ہی بہتر نصاب کے بہتر فوائد نکل سکتے ہیں!

☆☆☆